Registered No. L 77　　تو پاک باش برادر مدار از کس باک (سعدی)　　رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷

نمبر ۳۰　　قادیان دار الامن و الامان - مورخہ ۲۲ - دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء مطابق ۷ شعبان سنہ ۱۳۱۶ھ　　جلد ۲

"ٹریکٹ سیریز"

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شایع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو - اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں - چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنیکے لیئے ہمنے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود مسیح موعود کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبے اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر دفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض مختصر تقریریں شایع کیجاویں - یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں - اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شایع ہو جایا کریں - اگر سو آدمی ہی اس سلسلہ کے موید ہو جائیں سو سو ٹریکٹ عہ فیصدی کے حساب سے خرید لیں تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شایع ہو سکتا ہے - اور ہم ہفتہ وار ڈھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں - اور تقسیم کیلیئے یہ انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیجدیا کریں اور وہ تقسیم ہو جایا کرے - اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کرینگے - اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا - بلکہ ہم کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں - اگر ہماری احباب مل ملاکر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں پوری سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے - منیجر الحکم کے نام درخواست ہو ؛

اپنے بھائیوں کیلیئے

بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو - یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو - فوراً واپس کرو اس سے بڑھکر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہوگا ؟

مندرجہ ذیل اشیا ہماری معرفت مل سکینگی

۱ - زیورات چاندی و سونا ہر قسم - صرف دس آنہ سینکڑہ کمیشن پر لی جاویگی ؛

۲ - ریشمی ازاربند - پراندے - پیچ بند وغیرہ - ہر قسم اور ہر قیمت کی - ازاربند ۸ر سے لیکر صہ روپیہ تک - پراندے ۸ر سے لیکر صہ روپیہ تک - پیچ بند ۱ ، روپیہ سے لیکر عہ روپیہ تک

۳ - زیورات میں ڈوری جس قسم کے چاہیں ڈالدیئے جاوینگے -

۴ - دریائی کا ہر ایک قسم کا کام -

۵ - ہر ایک چیز ساختہ امرتسر آدھ آنہ فی روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہو سکیگی -

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں یہ باہمی فایدہ کے لیئے کھولا گیا ہے - درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو - درخواستیں اس پتہ پر آئیں -

غلام محمد و الہ بخش علاقہ بند

مالکان احمدیہ ایجنسی

کٹڑہ باگھ سنگھ - ہاتھی دروازہ **امرتسر** (پنجاب)

دوغان کے علاقہ میں مقیم ہے۔ مصری اخبارات کا بیان ہے کہ اگر مینے سردار کچنر کی واپسی تک اطاعت قبول نہ کی یا بگڑ اٹہ گیا تو سردار خرطوم پہنچکر اُسکی گرفتاری کے لئے فوج روانہ کرینگے۔

برازیل میں شام سے کثیر عیسائی اور مسلمان کسب معاش کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اُن کی مدت سے آرزو تھی کہ سلطان المعظم اپنی رعیت کے حقوق کی نگہداشت کے لئے وہاں ترکی قونصل مقرر فرمائیں۔ یہہ درخواست منظور ہوگئی ہے اور ایک عیسائی شامی برازیل کے دارالخلافہ راؤ ڈی جنیرو میں اگست گذشتہ سے قونصل مقرر کیا گیا ہے۔ جسے کل معزز شامیوں نے جلسۂ دعوت میں مدعو کیا۔ اور اُس موقع پر مہمان اور میزبانوں نے حلالتماٰب سلطان المعظم کے حُسن اخلاق اور نوازشات کا ذکر جمیل کر کے اُن کی صحت کا جام نوش کیا۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں بھی شامی کئی ہزار کی تعداد میں موجود ہیں۔ ان شامیوں کی تعلیم و تربیت اور شائستگی کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ گو کل عرب جو امریکہ میں شامی آباد کاروں کی تعداد بیس پچیس ہزار سے متجاوز نہیں۔ مگر اُن کے دو اخبار روزانہ اور چار پانچ ہفتہ وار چھپتے ہیں۔ شامیوں کی مادری زبان عربی ہے۔ اور یہہ کل اخبار عربی زبان میں ٹائپ کے حروف میں چھپتے ہیں۔ ایک روزانہ موسومہ اصمعی برازیل کے قصبہ سانپالو سے اور دوسرا روزانہ اخبار الکوکب نیویارک سے شایع ہوتا ہے اسکے مقابلہ پر حالانکہ امریکہ اور اُسکے جزایر میں کم از کم پچاس ساٹھہ ہزار ہندوستانی آباد ہیں۔ مگر اُن کا ایک بھی اخبار اُردو یا بنگالی یا کسی اور ہندی زبان میں شایع نہیں ہوتا۔ اس سے دونوں کی شائستگی اور تمدن کی نسبتی حالت معلوم ہوسکتی ہے۔

موریہ لی زادہ جمال بک نے اناطولیہ کوجک کے ایک ضلع کی جنگلی اشجار زیتون کو پیوند لگانے اور روغن زیت نکالنے کیلئے کارخانے کھولنے کا امتیاز ملنے کی درخواست کی ہے۔ اناطولیہ کوجک کے اکثر جنگلوں میں بیشمار درخت زیتون کے موجود ہیں جنکو اگر پیوندی کر دیا جائے تو ظاہر ہے کہ اُن کی پیداوار نہ فقط عمدہ ہی ہو جائیگی۔ بلکہ پہلے کی نسبت بدرجہا زیادہ ہو جائیگی اور اسطرح سے ملک کی صنعت و پیداوار میں اضافہ ہونے کے ساتھہ ہی سرکاری محاصل میں بھی بیش بہا اضافہ ہوسکیگا۔ وزارت تجارت و جنگلات اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔

جریدۂ روزگار لکھتا ہے "ہم نے سنا ہے کہ جہاں ہر جماعت اور ہر مرتبہ کے لوگوں کی طرف سے سالگرہ مبارک حضور نظام کی جشن ہو رہے ہیں۔ شہر کے مولویوں اور واعظوں نے بھی ایک جلسہ کرنا چاہا ہے۔ خدا سچ کرے۔ اور اس جلسہ میں علماء کی طرف سے ایک اڈریس پیش ہوگا۔ اور خطبہ پڑھا جائیگا۔ یہہ جلسہ اپنی نظیر آپ ہوگا۔ خبر ہے کہ عید الفطر کے دن عیدگاہ میں یہہ جلسہ ہوگا۔ میدان میں سب خیمے اور شامیانے لگائے جائینگے سارے امراء اور اعیان دولت اسمیں مدعو ہونگے۔ شہر کے سارے مسلمان جمع ہونگے۔ اعلیحضرت حضور نظام جلوس کی سواری میں رونق افروز عیدگاہ ہونگے۔ جلوس میں سارے عرب رجز پڑہتے رہینگے۔ سارے جمعدار ہمراہ رکاب رہینگے۔ افواج باقاعدہ محلسرائے شاہی سے عیدگاہ تک سڑک کی دو رویہ صف کشیدہ رہینگی۔ جب اعلیحضرت عیدگاہ میں جلوہ افروز ہوکر اذن دینگے تو نماز پڑھائی جائیگی خطبہ خاص ہمارے ظل اللہ کا اُس روز پڑھا جائیگا۔ خطبہ کے بعد سارے علماء کا سلام ہوگا۔ پھر امراء و اعزا کا سلام ہوگا۔ سب کے سب صف بستہ ایستادہ ہو جائینگے۔ شیخ الشیوخ اڈریس قرأت فرمائینگے۔ جسمیں توجہ خسروانہ کو اصلاح امور سررشتہ مذہبی کیطرف معطوف و ملتفت کرایا جائیگا اور سررشتوں کی رونق اُن کے انتظام سے ہوئی ہے۔ اس سررشتہ کی رونق بڑھائی جاوے۔ عدالت میں اگر متدین۔ عدل گستر جج بصرف زرکثیر مقرر کئے گئے ہیں تو مساجد کے لئے بھی اعلےٰ درجہ کے عالم خطیب و امام مقرر ہوں۔ جو بعد نماز جمعہ وعظ بھی کیا کریں۔ مسلمانوں کو صوم و صلوٰۃ کا پابند کرائیں۔ امیر و غریب سب مساجد کو معمور رکھیں۔ میلوں اور عرسوں کی بجائے عیدگاہ میں میلے جمائیں۔ تاکہ حضرت ظل سبحانی بھی ان میلوں میں ضرور تشریف لایا کریں۔ اور لوگوں کی محبت معلوم ہو امیر و غریب کا اتفاق اور اخوت معلوم ہو۔ اسلامی برتری کا اظہار ہو۔ غرضکہ یہہ ہو تو ایک فال نیک ہے۔ اسلام کی ترقی کی نشانی ہے۔ سارے امراء اور اعزا کو ابھی سے ضرور لازم ہے کہ عیدگاہ کے میدان میں خیمہ استادہ کرنیکا بندوبست کریں۔ میدان صاف کرائیں۔ ایسا جلسہ خواب میں بھی کب نصیب ہوسکتا ہے۔ یہہ جلوس شاہانہ اور یہہ رونق اسلامیہ جس کے ملاحظہ کے لئے یقین ہے سارا شہر ٹوٹ پڑیگا۔ اور ہم کو گمان غالب ہے کہ سارے جلسے اس خورشید دار جلسہ کے روبرو ذرہ وار ہو جائینگے اور پھر نہ کوئی جلسہ نہ کوئی میلہ۔ نہ کوئی عرس نظر آئیگا۔ یہہ وہ اسلامی جلسہ ہے جسکے لئے ہزاروں مسلمانوں نے چشم براہ منتظر و نگران رہ رہ کر اپنی عمریں ختم کیں مگر نہ نصیب ہوا۔ اس میلے کے مسلمانوں کا نصیبا جاگا ہے کہ اُن کو اس پُرشان و شوکت جلسہ کے دیکھنے کا موقع ملیگا۔ مسلمانو! اُٹھو!! چلو!!! اس میلے کو جماؤ! اسلام کی رونق بڑھاؤ!! حضرات علماء و مشائخین! ایجئے آپ کی آرزو دل کے دن پورے ہونیوالے ہیں۔ خاموش نہ رہئیے۔ اس میلہ کی رونق بڑھانے میں سعی فرمائیے۔ واہ کیا خوب میلہ ہے۔ ہم خرما و ہم ثواب کا حکم رکھتا ہے۔ کون ہے جو کہے کہ ہمیں فضول خرچی ہے؟ کون ہے جو کہے بے سود ہے؟ کون ہے جو اس میلہ کا دل سے طالب نہو۔ بازار گرم ہونیوالا ہے کوڑیوں کے مول آخرت کا سودا خرید کیجئے!!!

اسی اخبار سے ہمیں یہہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ اعلیحضرت نظام نے چونکہ تاریخ رونق افروزی مقرر نہیں فرمائی تھی۔ اسلئے وزیر اعظم کی طرف سے جشن سالگرہ کے متعلق جو تیاریاں ہو رہی ہیں وہ ملتوی کر دیگئی ہیں۔ خوشی اسلئے نہیں ہوئی کہ جلسہ ملتوی ہوگیا ہے۔ بلکہ اس بات کا کسی قدر افسوس بھی ہے کہ مدار المہام اپنے آقائے نامدار کو دعوت دینے کے فخر سے محروم رہے ہیں۔ مگر یہہ واقعی خوشی کا مقام ہے کہ ایک مسلمان کا کئی ہزار روپیہ فضول آتشبازیوں اور چراغاں وغیرہ پر خرچ ہونے سے محفوظ رہا ہے۔ بشرطیکہ وہ کسی اور ایسے ہی یا اس سے بدتر فضول کام پر پھر ضایع نہ کیا جائے۔

موصل کے کاشتکاروں کو بابعالی کے حکم سے بغداد سے ۲ لاکھہ اوقیہ اور صوبجات دیار بکر اور معمورۃ العزیز سے چھہ لاکھہ اوقیہ گندم تخم ریزی کے لئے بھیجی گئی ہے۔ یہہ غلہ اُن کو قرض دیا گیا ہے۔ اوقیہ وزن میں سوا سیر کے برابر ہوتا ہے۔

سلطان زنجبار نے نومبر کے آخری ہفتہ میں لاموں اور مومباسا کا دورہ کیا۔

معذرت

ہمارے اتفاقی سفر اور کاتب کی ناگہانی اعلال مزاج سے الحکم کے اس نمبر کی اشاعت میں غیر معمولی دیر ہوگئی ناظرین معاف فرماویں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست - اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی ہے - اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ للعہ - خالص ممیرہ فی ماشہ ۸ روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ عہ خریداران خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کی تشہیر سے بچنا چاہیئے

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی جانا - دھند - سوزش - ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے - اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے - مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے - اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی ام سانگلے صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلستان) امرت سر -

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسماۃ ام ... مستورات عمر ۲۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھیں بلکہ پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑے ہوئے تھے - آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی - اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اسنے امراض مذکور سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) جناب میاں سنگھ صاحب تسلیم بعد تعلیم التماس آنکہ آپ کو یاد ہوگا کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا جس نے جادو کا اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار اسمی ... کی آنکھ پر ... پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر پھولے ہونے کے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی - لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا - بلکہ صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی - اور مریض دعا گو ہے - بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے جو آپ نے ایسی ادویہ اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے - لہٰذا بندہ سب خاص و عام ملا تعلق تاکید کرتا ہے کہ ہر وقت مبتلا مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم (یعنی سرمہ) کی استعمال کرنیکا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں - ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیرے کا سرمہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل عنایت فرماویں - راقم ڈاکٹر ... ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڑھ ڈسپنسری شملہ

(۴) جناب من! میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج ... اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلپ وغیرہ ... کچھ فایدہ نہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف ... اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے - لہٰذا تولہ سفید سرمہ بذریعہ ... طلب پارسل بھیجدیں -

دستخط سردار صالح محمد خاں دُرّانی شہزادہ کابل خلف جناب امیر فیض محمد خانصاحب مرحوم والی ملک ترکستان -

۶ر مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو ... بارہ ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - اس ... مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس ... میں ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو جمع کیا گیا ہے -

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائٹر کیلئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا

دلچسپ چٹھیاں

(نمبر ہفتم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

(۱) حضرت آدم علیہ السلام ہی کے وقت سے دنیا کا آغاز ہے یا پیشتر سے - اور اگر پہلے سے ہے تو اُس وقت میں کس قسم کی مخلوقات تھی۔

(۲) موافق روایت مشہورہ کے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں آیا وہ اسی سات ہزار برس کے اندر گذرے یا اس سے قبل ہی کچھ ظہور میں آئے ہیں؟

(۳) جبکہ خدا تعالیٰ جلشانہ عالم الغیب ہے تو پھر کیا وجہ کہ اُسنے حاکمان مجازی کی مانند جو کہ ناقص العقل اور امور غیب سے ناواقف ہوتے ہیں مختلف اوقات میں مختلف احکام مثل زبور و توریت و انجیل و قرآن شریف کے جو اکثر احکامات میں ایکدوسرے کے برخلاف ہیں۔ نازل فرمائے - ایک ایسی کتاب جامع ایک ہی دفعہ کیوں نازل نفرمائی ہے کہ جسکے تمیع احکام ہدایت ابدی پر مشتمل ہوتے - اور اسمیں تغیر و تبدیل کو دخل نہوتا۔ جیسا کہ وید ہے مزید براں قرآن مجید میں اکثر جگہ ناسخ و منسوخ موجود ہے - اخیر کتاب آسمانی ہی اس نقص سے منزہ و مبرا نہیں۔

(۴) حق سبحانہٗ و تعالےٰ نے کیوں کلام اللہ کی اکثر سورتوں میں اکثر اشیاء کی قسم کھائی ہے؟ حالانکہ کتب اخلاق میں مندرج ہے کہ جو شخص کاذب ہوتا ہے وہ اکثر قسمیں جھوٹی کھا کر دوسرے شخص کو یقین دلایا کرتا ہے۔ پس آپ بتلایئے کہ اُس قادر مطلق کو کیا ضرور تھا کہ جو اُسنے اسقدر قسموں کا بار اپنے اوپر لیا جس کو عقل سلیم باور نہیں کر سکتی۔

(۵) سورہ رحمان میں جو یہ فقرہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن بار بار واقع ہوا ہے مخل فصاحت ہے۔ جیسا کہ شیخ سعدی رحمتہ اللہ کتاب گلستان میں لکھتے ہیں (حکایت) سحبان وائل را در فصاحت بنیظیر نہادہ اند۔ بحکم آنکہ سالے برسر جمع سخن گفتے کہ لفظے مکرر نکردے واگر ہماں اتفاق افتادے بعبارت دیگر بگفتے - پس تصور فرمایئے کہ بصورت میں سخن سحبان کا مرتبہ سحبان کے کلام سے بڑھا جاتا ہے - اور مصحف مجید کی فصاحت و بلاغت پایہ اعتبار سے ساقط ہوئی جاتی ہے۔

(۶) بعض تفاسیر میں مرقوم ہے کہ زمانہ سلف میں کُل مخلوق کی زبان سریانی تھی۔ جب سے قصر نمرود گرا تو ہر ملک کے آدمیوں کی مختلف زبانیں منحوس پیدا ہو گئیں۔ اور چونکہ زبان عربی بھی اس سے بعد ہی کو ظہور میں آئی - لہٰذا زبان عربی منحوس زبانوں کے زمرہ میں شمار ہو گی۔

(۷) بڑے افسوس کی بات ہے کہ پیغمبر آخر الزمان جو خاتم المرسلین اور محبوب رب العالمین کہلاتے تھے - صرف ترسیٹھ برس دنیا میں زندہ رہے - اور فقط تیئیس سال ابلاغ رسالت کی - اسقدر مدت قلیل میں مخلوق کیا ہدایت کامل پا سکتی ہے - اور کیا راہ راست تلاش کر سکتی ہے۔ حالانکہ خود حضرت نے فرمایا کہ میری اُمت کے تہتّر فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ ناجی ہے - باقی کل فرقے جہنمی ہیں۔ تو اب غور کیجئے کہ فقط ایک فرقہ کی نجات خاتم النبیین ہونیکا باعث ہے یا کیا؟

(۸) مسلمان لوگ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ہمارے پیغمبر ہماری شفاعت فرمائینگے - اگر فرقہ ناجیہ کی شفاعت ہوئی تو محض بے سود ہے - کیونکہ وہ خود مستوجب نعیم بہشت ہیں۔ اور اگر گنہگاروں کی شفاعت ہوئی تو ملاف عدل داور دادار کے وقوع میں آیا۔

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔

جناب من! آپ کا خط بحضور حضرت میرزا صاحب سنایا گیا - تو آپنے اُسپر ایک بڑی تقریر فرما کر بیان کیا کہ لوگ آجکل اس منشاء سے بالکل بیخبر ہو گئے ہیں - جسکے لئے انبیاء علیہم السلام تشریف لاتے رہے۔ مثلاً بواسیر خونی اور سنگ مثانہ کے مریض صاف خط پیش کرتے ہیں - اور حتمی صحت چاہتے ہیں - حالانکہ مقتدرانہ دعوے صحت کسی مریض کا ایک دعوے مشرکانہ ہے جو توحید الٰہی سے بالکل دُور ہے - ایک موحد انسان کا یہ کام تو ہو سکتا ہے کہ کسی بیمار کے لئے جناب الٰہی میں دعا کرے - اور متقی انسان کی نسبت بظن غالب امید ہو سکتی ہے کہ اُسکی دعا قبول ہو۔ یا کم سے کم اگر اللہ تعالےٰ چاہے اُسے دعا کی بابت اطلاع دیدے کہ یہ دعا قبول ہو گی یا نہو گی - یا یہ بیمار فلاں تدبیر کرے - مگر یہ دعوے قطعاً نہیں ہو سکتا۔ کہ بیمار میری دُعا سے ضرور اچھا ہو جائیگا - اہل اللہ کی دُعائیں اکثر قبول ہوتی ہیں - اور اکثر اُنکو قبل از وقت اطلاع بھی ہے - مگر علم الٰہی اور علم غیب اور مقادیر حضرت حق سبحانہٗ و تعالےٰ کے متعلق ایک مقتدرانہ دعوے اللہ تعالےٰ کو ملنے والا نہیں کر سکتا - پھر مرزا صاحب صحت کلی کا وعدہ اور دعوے کسطرح کریں۔ ایسے دعاوی شتربروں - دکانداروں - فرعون صفتوں کا کام ہے -

باقی سوالات کی نسبت فرمایا کہ ایک ایک سوال ایک رسالہ چاہتا ہے - غور کرو صرف ایک بحث شرمہ چشم آریہ میں ہے کسقدر کتاب لکھی گئی - کوئی آریہ یا برہمو یا فلسفی ایک عظیم الشان بات پیش کرے - اور اُسکے فیصلہ کے بعد اپنے باقی سوالات کا جواب اجمالی طور پر کچھ لے تو آسانی سے بحث طے ہو سکتی ہے والا صرف سوال کرتے جانا تو ایک سہل امر ہے - اور اس میں وقت بہت ضایع ہوتا ہے - اور شخصی سوالات کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔

خاکسار راقم آپ کی ضیافت طبع کے لئے مختصراً جواب عرض کرتا ہے - اگر پسند آویں تو بہتر والا کالائے بد بریش خاوند۔

سوال اول - دنیا کا آغاز آدم علیہ السلام سے نہیں اور ہرگز نہیں - اللہ تعالےٰ کی مخلوق اُس سے پہلے بھی تھی - آثار صحیحہ میں چند قوموں کا نام بھی لیا ہے - بن - جن - طم - رم

سوال دوم - اللہ تعالےٰ عالم الغیب ہے - مگر حسب ضرورت اور بلحاظ حالات آدمیوں کے شرائع نازل فرماتا ہے - بدوں ضرورت وقت اور شریعت کا قبل از وقت نازل فرمانا لغو ہوتا ہے - وید کو پیش کرنا غلطی ہے - کیونکہ آریہ کہتے ہیں کہ وید کو نازل ہوئے قریباً دو ارب کا زمانہ ہونیکو ہے مگر آجتک پتہ نہیں لگتا کہ وید کہتا کیا ہے - جب اسکا منشا ہی کسیکو معلوم نہیں تو اسکا آنا ہی نہ آنے کے برابر ہے - تمام گذشتہ زمانہ سے لیکر آجتک کوئی ظاہر نہیں کر سکا کہ اصل منشاء وید کا کیا ہے دو ارب برس کے بعد دیانند نے چاہا کہ اسکی شرح کریں مگر وہ بھی ناتمام چھوڑ کر دنیا سے چل بسے - اور سناتن والے اور آریہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ اصل مطلب کسی نے سمجھا - گوشت خور اور گوشت خوری کے منکر اور بُت پرست اور بُت پرستی کے منکر دونوں وید کو پیش کرتے ہیں جس سے طالب حق حیران رہجاتا ہے کہ بات کیا ہے - اصلی اسلامی تعلیم میں سنی - شیعہ خوارج کا وہ اختلاف نہیں جو اونکے اصول تعلیم میں ہے - قرآن کریم میں کوئی آیۃ منسوخ موجود نہیں - اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالےٰ نے یا اُسکے رسول نے فرمایا ہو کہ فلاں آیۃ موجود فی القرآن منسوخ ہے -

سوال سوم - اقسام پر مفصل بحث - آئینہ کمالات اسلام اور تصدیق میں موجود ہے ذرا مراجعت فرماویں بات سہل ہے۔

سوال چہارم۔ اللہ تعالےٰ انبیا اور رسولوں کو ہمیشہ بھیجتا رہا ہے اُن کی تعداد کسی صحیح حدیث اور کسی آیت میں نہیں۔ اور نہ یہہ امر صحیح طور پر ثابت ہے کہ وہ جو کہا گیا ہے کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار تہے۔ کہاں کہاں اور کب ہوئے۔ یہہ بحث خالی از فائدہ ہے۔

سوال پنجم۔ ابتدا میں کیا زبان تہی۔ ہمارا اپنا عقیدہ یہہ ہے کہ وہ زبان عربی تہی۔ اسپر منن الرحمن لکہا گیا ہے۔ اور یہہ بحث بہت لمبی ہے۔ ہمارا ہرگز خیال نہیں کہ وہ سریانی زبان تہی سریانی زبان سیریا کی زبان ہے۔ اور وہ ایک بگڑی عربی کا۔ مگر یہہ مضمون بہت طول ہے۔ کیونکہ ایسا دعویٰ ہر ایک شخص کہتا ہے کہ ہماری مقدس زبان سب السنہ کی اُم ہے۔ انڈو یوروپین اور سامی زبان دونوں کو محققان یوروپ نے پورا مانا ہے۔ اور اب تک حیران ہیں کہ ام الالسنہ ان دونوں کی کون ہے۔ اور کیا کیا سامان ہیں جن سے یقین ہو سکتا ہے کہ فلاں زبان ام الالسنہ ہے۔ اس پر ایک کتاب اور بہت سے نقشجات یہاں تیار ہوئے ہیں جنمیں مستحکم دلایل سے دکہایا گیا ہے کہ کس طرح عربی سے لفظ مختلف ملکوں میں گئے ہیں اور اُن میں کیا تغیرات پیدا ہوئے ہیں۔

سوال ششم۔ آریہ افسوس کرتا ہے کہ نبی کریم کی عمر ۶۳ برس، کم ہے اتنے عرصہ میں کیا ہدایت ہو سکتی ہے۔ تعجب التعجب یا تعجب!!! وہ گہر میں تو وید پر افسوس نہیں کرتا کہ اُسنے دو ارب برس میں کسقدر ہدایت کو پہیلایا۔ آریہ ورت کے شودر ولیش اب تک دیانند کے زمانہ تک محروم ہیں۔ دیانند نے بہت عمر پائی یا نہ پائی اگر پائی تو کیا محمد الرسول اللہ سے زیادہ مخلوق کو ہدایت یاب کیا یا نہ کیا۔ اگر نکیا تو افسوس ایسے انسان نے کچہہ عمر نہ پائی۔ اگر کیا تو آریہ لوگ ذرا شرم سے بتاویں کہ آریہ وید دونوں کی تعداد کیا ہے۔ اور محمدیوں قرآن دونوں کی تعداد کتنی ہے۔ شرم!

سوال ہفتم۔ فرقہ ناجیہ کی شفاعت۔ ترقی مدارج کے لئے اور فرقہ غیر ناجیہ کی شفاعت کمی عذاب اور کمی زمانہ عذاب کے لئے شفاعت کا ثبوت خود نیچر میں موجود ہے۔ شفاعت کی مثل بعینہ ادویہ کے منافع کی مانند ہے۔ اگر کوئی آریہ کسیطرح سوال کرے کہ امراض کا علاج کرنا غلط ہے۔ کیونکہ بیماری اعمال بد کا نتیجہ ہے۔ پہر جو لوگ اعمال بد کا ارتکاب نہیں کرتے اُنکے لئے تو مرض نہیں اسکتا پس دوا اُن کے لئے بے سُود ہے۔ اور اگر اعمال بد کے مرتکب ہیں تو اُن کی اگر دوائی کریں تو یہہ امداد ور دادار کے عدل کے خلاف ہے۔ پس علم طب باطل ہوا۔ اور آیور وید غلط ہے۔ غور کرو ایک فلسفہ ہے۔ ایک عقلمند۔ آریہ غور کرے۔ اور پہر شرم!

سوال ہشتم۔ آپ کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شاعر بہی ہیں۔ کیونکہ طلیق تخلص ہے۔ آپ نے کسی فصیح و بلیغ کو ایک مصرع پر تضمین کرتے سنا یا نہیں سنا۔ اور اس تکرار مصرع پر فصحا و بلغا کو اعتراض کرتے سنا یا نہیں سنا ہے نیز وید میں اگنی کی مہماں اور اگنی شبد کا تکرار آپ نے نہیں سنا تو کسی وید خواندہ آریہ سے دریافت فرماویں کہ رگ وید میں کسقدر اس لفظ کا تکرار ہے۔ اور پہر قول سعدی و سبحان کا جواب نہیں

الحکم۔ جوابات مندرجہ بالا نہایت ہی مختصر طور پر لکہے گئے ہیں۔ کیونکہ ایک معمولی خط اس شرح و بسط کا محتمل نہیں ہو سکتا جو ایک رسالہ کو چاہتی ہے۔ چونکہ ان سوالات میں نمبر ۳۔ ۴۔ ۵۔ کسیقدر تفصیل طلب ہیں۔ اسلئے ہم ان پر اگلے اشاعت میں سلسلہ وار مبسوط جواب بہی لکہینگے۔ گو مندرجہ بالا جوابات بطور اصول ایک منصف مزاج کے لئے کافی ہیں

(ایڈیٹر)

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

اعلام۔ امید کی جاتی تہی کہ ۲۲ دسمبر ۱۸۹۸ء کا "الحکم" اُس ترتیب اور صورت میں بطور نمونہ شایع ہوگا جو ہمارے مخدوم شیخ عطا محمد صاحب سب اوورسیر کی تجویز پر عنقریب ہونیکی صورت میں سر دست ممکن ہو سکتی تہی۔ مگر ہمارے اتفاقی سفر نے اجازت ندی کہ ہم ایسا کر سکیں۔ علاوہ ازیں سال رواں کے اختتام میں صرف ایک ہی ہفتہ رہگیا ہے۔ اور وہ بہی مصروفیت کامل کا۔ اسلئے آئندہ سال کا پہلا نمبر ہم موعودہ نمبر کی شکل میں شایع کرینگے۔

ایک ہفتہ کی رخصت۔ "الحکم" اپنے محتشم ناظرین سے امید کرتا ہے کہ وہ اپنے خادم کو ایک سال کی دماغی محنت اور مصروفیت کے بعد ایک ہفتہ کی فرصت ایام کرسمس میں عطا فرماوینگے۔ تاکہ وہ تازہ دم ہو کر آنے والے سال بہر کی منزل کے لئے کمربستہ ہو جاوے اور اپنے فرض منصبی کو زیادہ خوبی اور عمدگی کے ساتہہ سرانجام دینے کے قابل ہو سکے۔ کیونکہ سال کے اخیر پر مصروفیت بہت بڑہجاتی ہے۔ اور درستی کاغذات و رجسٹر جات وغیرہ کے لئے بہت وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہر حال ۲۲ دسمبر ۱۸۹۸ء کا الحکم سال رواں کو ایڈیو (الوداع) کہتا ہے۔ اور اس سال کا یہی آخری نمبر سمجہا جاویگا۔ ہم اس ہفتہ کی رخصت اور فرصت کی تلافی میں انشاء اللہ جنوری ۱۸۹۹ء کا پہلا نمبر بڑہنے کے پورے ۱۶ صفحوں پر شایع کرینگے۔ تاکہ وہ کمی پوری ہو جاوے۔

ناظرین سے التماس۔ ہمارے محتشم ناظرین ادائے زر چندہ کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اخبار کے مالی سال میں سے دو ماہ ختم ہو چکے ہیں۔ یہہ کوئی ضروری بات نہ سمجہی جاوے کہ بار بار کے تقاضاؤں کے بدون قیمت دینا دانشمندی نہیں ہم کو اپنے معاونین اور دست و بازو قدر دانوں سے امید ہے کہ وہ اپنی قدر کے موافق نہ ہماری خدمت و حثیت کے موافق قدر دانی فرماوینگے۔

ہمارا سفر۔ باوصفیکہ ہم رپورٹ کی انطباع میں حد سے زیادہ مصروف تہے۔ لیکن **ایک دینی خدمت** کے جوش نے ہم کو نہ تو ناظرین اخبار کی شکایتوں کی پرواہ کرنے دی۔ اور نہ دوسرے اہم امور کے سرانجام دینی کا خیال پیدا ہونے دیا۔ اور ان سب باتوں پر مقدم اور ضروری کام وہی سمجہہ میں آیا جسکے لئے ہمنے یہہ سفر کیا۔ دوران قیام امرتسر میں ہم کو ریاست فریدکوٹ کی جلسہ عطائے اختیارات کی حالات معلوم ہوئے۔ اسلئے ہم نے اپنی اُن ضرورتوں کو جو اس دینی خدمت سے وابستہ ہیں پیش نظر رکہکر ریاست مذکور میں جانا چاہا چنانچہ آج ہم ریاست کی خاص راجدہانی ہی سے یہہ سطریں لکہہ رہے ہیں۔

ہم کو ایک عرصہ سے معلوم تہا کہ ریاست فریدکوٹ میں مسلمانوں کی بدقسمتی یا کمزوری سے اذان کے علی رؤس الاشہاد کہنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ دیگر جرائم کی طرح یہہ بہی ایک جرم سمجہا جاتا ہے یہیں تک نہیں بلکہ بعض مسجدوں پر گیارہ گیارہ روپے جرمانہ بہی ہو چکا۔ اور بعض بدقسمت مسلمان محض اس جرم میں کہ اُنہوں نے باواز بلند اللہ اکبر کیوں پکارا معتوب بہی ہوئے۔ بہرحال یہہ حال ہے۔ ہم اسکو نہ تو ابہی مہاراجہ سابق کے تعصب مذہبی کا نتیجہ کہہ سکتے ہیں۔ نہ اہلکاروں کی ہوشیاری اور بیجا پاسداری کا نمونہ۔ کیونکہ ان امور کے اظہار کے لئے ہم دوسرے وقت کے منتظر ہیں۔ فی الحال ہمنے ارادہ کیا ہے کہ پردیسی مسلمانوں کا ایک ڈیپوٹیشن مہاراجہ حال کی خدمت میں جو ۱۶ دسمبر سے با اختیار کلی فرمانروا ہوئے ہیں اس امر کی درخواست کے لئے حاضر ہو کہ وہ اپنے اس حصول اختیار کی تقریب کی دائمی یادگار کے طور پر فریدکوٹ کے غریب مسلمانوں کو اس آزادی روشنی۔ اور تہذیب کے زمانہ میں پوری آزادی سے فرایض مذہبی کے ادا کرنے کی اجازت دیں۔ ہم کو بظاہر تو ایسی ہی امید ہے کہ وہ اپنی غریب رعایا کی درد دل کو سنینگے۔ اور اُن سے دعائیں لینگے۔ ہم مفصل مضامین اسپر

مخمس

بر قصیدہ جناب منشی سید شکیل احمد صاحب سہسوانی از خاکسار حافظ سید محمد مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری

اللہ اللہ یہہ کیا ظلم کیا جاتا ہے ۔   جو ہیں دیندار اُنہیں بے دین کہا جاتا ہے
دل مسلمانوں کا اس غم سے پھٹا جاتا ہے   دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے
قہر ہے ای مرے اللہ یہہ ہوتا کیا ہے؟

جو کہ اسلام کے ہیں صبح و مسا خیر طلب   ہر طرح تابع فرمان شہنشاہ عرب
اُن کو کافر یہہ کہیں ہائے ستم ہائے غضب   دیکھتے ہیں جو دکہاتا ہے تو ہم کو یارب
سنتے ہیں تو جو سناتا ہے لبس اپنا کیا ہے

مولوی کوئی کہے یا کوئی کچھہ نذر کرے   لوگ نکلے ہیں اسی دین میں ہین کر جُبے
دین و ایمان سے کیا کام رہے یا نہ رہے   فکر بیدینوں کو بس یہہ ہے کہ ہر پہلو سے
مال دنیا کا ملے دولت عقبا کیا ہے؟

اب مخالف ہیں وہی جو نظر آتے تھے رفیق   سخت بدخلق ہیں وہ ہم جنہیں سمجھے تھے خلیق
بد لیاقت وہی نکلے ہیں جو بنتے تھے لئیق   حائل منزل مقصود ہیں قطاع طریق
نقد ایماں کے تحفظ کا طریقا کیا ہے؟

جو قوی ہے اوسے سمجھے ہیں یہہ نادان ضعیف   ہوتا جاتا ہے اسی وجہہ سے ایمان ضعیف
کیوں نہ بیدین کہیں پھر اُسے ہر آن ضعیف   مضمحل ملت بیضا ہے مسلمان ضعیف
ملحدوں کی جو بن آئے تو اچنبھا کیا ہے ۔

ہائے اس حد کو مسلمانوں کی پہنچی نوبت   چھوڑ دی پیروی قول شفیع امت
کہتے ہیں حضرت عیسی نے نہیں کی رحلت   شغل یاروں کا ہے تحریف کتاب و سنت
دین جاتا ہے تو جائے اُنہیں پروا کیا ہے

جو کہ بنتے ہیں موحد یہہ اُنہیں کا ہے خیال   آکے مُردوں کو جلائیگا مسیح الدجال
اس عقیدہ کے مخالف سے وہ رکھتے ہیں ملال   عالم الغیب ہے آئینہ ہے تجہہ پر سب حال
کیا کہوں ملت اسلام کا نقشا کیا ہے ۔

زندہ گردانتے ہیں حضرت عیسی کو ابہی   اللہ اللہ یہہ حق پوشی رہہ بے ادبی
اس عقیدہ سے جو روکے اُسے کہتے ہیں شقی   عافیت تنگ ہے بیدینوں سے دیندار رہی
قایم اب تک ہے یہہ دنیا سبب اسکا کیا ہے ۔

زندہ عیسی کو بتانے سے فضیلت ہے غرض   شیخ بطال میں ہر طرح بطالت ہے غرض
فتوے کفر سے اُنکی یہی نیت ہے غرض   صرف تحصیل زر و مال و وجاہت ہے غرض
اور اس دعوے باطل کا نتیجا کیا ہے

دیکھے اک مومن کامل پہ گواہی جھوٹی   زک پہ زک اور اذیت پہ اذیت پائی
باز آیا نہ مگر مولوی بطالی   حوصلہ اُس کا بعینی ہی کہتا ہے ابہی
دیکھتے جائیں ابہی آپنے دیکھا کیا ہے ۔

جبکہ قرآن سے ثابت ہے وفات عیسا   اور حضرت نے بہی ارشاد یہی فرمایا
منصفی شرط ہے پہر تو نے یہہ کس منہہ سے کہا   قادیانی نے نیا فتنہ کیا ہے برپا
میں مسیحا ہوں وہ کہتا ہے مسیحا کیا ہے

ہے ہمیں مخبر صادق نے خبردار کیا   یعنے عیسا ہے امام ایک اسی امت کا
پہر یہہ کسواسطے کہتا ہے تو ای یاوہ سرا   یکقلم زندگی و رفع و نزول عیسا
سب کا منکر ہے اس آفت کا ٹھکانا کیا ہے

ذکر دجال لعین واقعۂ قحط و بلا   حالت زلزلۂ ارض و نشانات سما
کینہ و بغض و نفاق حضرات علما   جا رو ہنگام و علامات نزول عیسا
سب احادیث میں مرقوم ہیں جہوٹا کیا ہے

سہسوانی کی ذرا یاوہ سرائی تو سنو   اُسکا دعوے ہے کہ زندہ ہیں مسیح خوشخو
اور کہتا ہے کہ اُترینگے وہی لے لوگو!   کوئی انصاف سے دیکھے اگر اس نامہ کو
ابہی کہل جائے وہ سچا ہے کہ جہوٹا کیا ہے

مرحبا صل علی صل علی صل علے   حضرت عیسی موعود ہوئے جلوہ نما
ہائے بیدین سمجھتے ہیں اُنہیں یاوہ سرا   نفخ میں صور کے یارب ہے تامل کیسا
اب قیامت کے بپا ہونے میں وقفا کیا ہے

لوگ کہتے ہیں کہ کافر ہے یہہ بیشبہہ و شک   حضرت مہدی معہود کی کرتے ہیں ہتک
کیا عجب ہے جو کہیں سنکے اسے حور و ملک   لوٹ پڑتا نہیں کسواسطے یارب یہہ فلک
کیوں زمیں شق نہیں ہوتی یہہ تماشا کیا ہے

مہدی و عیسے موعود نمودار ہوئے   مرحبا دین کی تائید میں کیا کام کیئے
حیف اُس شخص کی حالت پہ جو پہر بہی یہہ کہے   کیسے مہدی برحق نہیں ظاہر ہوتے
دیر عیسے کے اُترنے میں خدایا کیا ہے

پہلے دو چار کو مہدی نے بنایا بسمل   پہر کیا تیغ براہین سے جہاں کو گھایل
اب تو مشاء ہی کہنے لگی ہو ہو کر خجل   کی ہے کیا جلد ترقی یہ ترقی حاصل
واہ لے ہمت عالی ترا کہنا کیا ہے؟

شک نہیں اسمیں وہ ہی ملہم با صدق و صفا   مہدی و عیسے موعود بہی با فضل خدا
تو مگر حشر میں اس کہنے کا پائیگا مزا   پہلے ملا تہا ۔ پہر الہامی بنا ۔ پہر عیسا
قابل دید تماشا ہے یہہ مرزا کیا ہے؟

ہر طرح ہو گیا یہہ مسئلہ ثابت بدلیل   کہ یہی عیسے امت ہیں با وصاف جمیل
پہر خدا جانے یہہ کس برتے پہ کہتا ہے شکیل   نہ سمجھہ بیٹھنا اس کو کہیں عیسی کا مثیل
دیکھو قرآن و احادیث کا منشا کیا ہے؟

قول مہدی جسے سمجھا ہے تو ای شوخ قبیح   وہ تو انجیل کے اک قول کی ہے نقل صحیح
تو نے پھر کسلیئے باندہا ہے یہہ بہتان صریح   صاف کہتا ہے کہ نجار کے بیٹے تہے مسیح
ہوئے بے باپ کی پیدا یہہ عقیدا کیا ہے؟

مہدی پاک کی موجود ہے تصنیف فصیح   دیکھہ لیگا جو کوئی شخص اسے بالتصریح
تیرے اُس کذب کو کیا خاک وہ سمجھیگا صحیح   صاف کہتا ہے کہ نجار کے بیٹے تہے مسیح
ہوئے بے باپ کی پیدا یہہ عقیدا کیا ہے؟

حی و قیوم مسیحا کو سمجھتا ہے تو آہ!   اور کہتا ہے ہوئے خوب رسول ذیجاہ
کیوں نہ اس قول سے مومن کو ہو رنج جانکاہ   کی ہے وہ ہرزہ درائی کہ معاذ باللہ

ٹکڑے ٹکڑے ہوا دل سنکے کلیجا کیا ہے۔

شیخ جی! اب تو خدا کے لئے شرماؤ ذرا ۔۔۔ دیکھہ لو ضد کا تمہاری یہہ نتیجہ نکلا
یعنے کہنے لگے عیسائی بھی با استہزا ۔۔۔ ہوا قرآن سے اثبات حیاتِ عیسا
یہہ کرامت ہے کہ اعجاز مسیحا کیا ہے

زندہ اب حضرت عیسا کو سمجھنا کوئی ۔۔۔ یاد رکہنا اسے سب راہ یہی ہے سیدہی
لاکھہ بہکائے تمہیں مولوی بطالی ۔۔۔ مومنو! البدعیٖ میں نہ آنا اُس کی
ایک ہی فتنہ ہے تمنے اسے سمجھا کیا ہے؟

آجکل لشکر میں دجال لعیں ہے ہر آں ۔۔۔ چاہیئے پیروی مہدی باغرت دشتان
اور پھر یہہ بھی رہے صبح و مسا ورد زباں ۔۔۔ یارب! اس دورِ پر آشوب میں قایم ایماں
تو ہی رکہے تو رہے ورنہ بھروسا کیا ہے۔

مہدئ پاک سے جلتا ہے کوئی ناہنجار ۔۔۔ اور کرتا ہے کوئی کفر کے فتوے تیار
سارے عالم میں تہلکہ ہے خدائے غفار ۔۔۔ راتدن فتنوں کی۔ بارش کیطرح ہے بوچھار
گر نہو تیری صیانت تو ٹھکانا کیا ہے؟

مہدئ پاک پہ ہو فضل خدائے بیچوں ۔۔۔ وہ مضامین لکہے جن پہ ہوا دل مفتوں
کیوں نہ سیراب ہوں اب تشنہ لبانِ محزوں ۔۔۔ موجزن اسمیں ہیں حقیّت حق کے مضموں
یہہ رسالہ ہے خدا جانے کہ دریا کیا ہے۔

واہ کیا خوب مضامین پسندیدہ لکہے ۔۔۔ طالب صدق جنہیں دیکھکے مسرور ہوئے
سہسوانی[1] بھی اسے دیکھکے انصاف کرے ۔۔۔ رہنما ہے یہہ کتاب اہل سعادت کیلئے
جو ازل کے ہیں شقی تذکرہ اُن کا کیا ہے

رہتی ہے جنہیں نفرت ہی ہوئے وہ محزوں ۔۔۔ کینہ و بغض و عداوت نے کیا اُنکو زبوں
اُن کے سینوں میں ہوا اُن کی تمناؤں کا خوں ۔۔۔ کٹ گئے دشمن دین دیکھکے اسکے مضموں
سیف مسلول کہوں اسکو تو بیجا کیا ہے۔

ہو گیا دشمن مختار زمانہ یارب! ۔۔۔ تو اسے دامن رحمت میں چھپانا یارب!
روز بد ہجر محمدؐ نہ دکہانا یارب! ۔۔۔ آخری وقت کی فتنوں سے بچانا یارب!
ہے یہی دل کی مراد اور تمنا کیا ہے

[1] مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی

وصیّت الحق

ذیل میں ہم حضرت اقدس امام حجۃ الاسلام جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وہ گرامی قدر وصایا درج کرتے ہیں جو راز حقیقت کے نام سے ایک رسالہ کی صورت میں ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو آپنے شایع فرمائے ہیں - جسکا ایک حصہ ہم گذشتہ نمبر میں درج کر آئے ہیں - وہو ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۝

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝

مبادا دلِ آں فرومایہ شاد ۔۔۔ کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد ۝

میں اپنی جماعت کے لئے خصوصاً یہہ اشتہار شایع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجے کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنۃ - اور اُسکے دو رفیقوں کی نسبت شایع کیا گیا ہے - جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہوگی۔

اور میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوے پر پنجہ مار کر یادہ گوئی کے مقابلہ پر یادہ گوئی نکریں۔ اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں ندیں - وہ بہت کچھہ ٹھٹھا اور ہنسی سنینگے جیسا کہ وہ سُن رہے ہیں۔ مگر چاہیئے کہ خاموش رہیں اور تقوی اور نیکبختی کے ساتھہ خدا تعالےٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکہیں اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقوے اور صبر کو ہاتہہ سے ندیں - اب اُس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی - اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی جب تک انسان عدالت کے کمرے سے باہر ہے اگرچہ اُس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے - مگر اُس شخص کے جُرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے - اسلیئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کی عدالت کی توہین سے ڈرو - اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقوے اختیار کرو - اور خدا تعالےٰ سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرما دے - بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اُسکے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو - کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ و جدل ہو جاتی ہے - اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھہ بحث و مباحثہ بھی نکرو کہ بسا اوقات بحث و مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں ضرور ہے کہ نیک عملی اور راستبازی اور تقوے میں آگے قدم رکھو کہ خدا اُن کو جو تقوی اختیار کرتے ہیں ضایع نہیں کرتا - دیکھو حضرت موسیٰ نبی علیہ السلام جو سب سے زیادہ اپنے زمانہ میں حلیم اور متقی تہے تقوے کی برکت سے فرعون پر کیسے فتحیاب ہوئے - فرعون چاہتا تہا کہ اُن کو ہلاک کرے - لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے آگے خدا تعالیٰ نے فرعون کو معہ اُسکے تمام لشکر کے ہلاک کیا - پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بدبخت یہودیوں نے یہہ چاہا کہ اُن کو ہلاک کریں - اور نہ صرف ہلاک - بلکہ اُن کی پاک روح پر صلیبی موت سے لعنت کا داغ لگا دیں - کیونکہ توریت میں لکہا تہا کہ جو شخص لکڑی پر یعنے صلیب پر مارا جائے وہ لعنتی ہے - یعنے اُسکا دل پلید اور ناپاک اور خدا کے قرب سے دُور جا پڑتا ہے - اور راندۂ درگاہ الٰہی اور شیطان کی مانند ہو جاتا ہے - اسلیئے لعین شیطان کا نام ہے - اور یہہ نہایت بد منصوبہ تہا کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت سوچا گیا تہا - تا اس سے وہ نالایق قوم یہہ نتیجہ نکال لے کہ یہہ شخص پاکدل اور سچا نبی اور خدا کا پیارا نہیں ہے - بلکہ نعوذ باللہ لعنتی ہے جسکا دل پاک نہیں ہے - اور جیسا کہ مفہوم لعنت کا ہے وہ خدا سے بجان و دل بیزار اور اللہ اُس سے بیزار ہے لیکن خدائے قادر و قیوم نے بدنیت یہودیوں کو اس راہ سے ناکام اور نامراد رکہا اور اپنے پاک نبی علیہ السلام کو نہ صرف صلیبی موت سے بچایا بلکہ اُس کو ایک سو بیس برس تک زندہ رکھکر تمام دشمن یہودیوں کو اُسکے سامنے ہلاک کیا - ہاں خدا تعالےٰ کی اُس قدیم سنت کے موافق کہ کوئی اولوالعزم نبی ایسا نہیں گذرا جس نے قوم کی ایذا کی وجہہ سے ہجرت نہ کی ہو - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی تین برس کی تبلیغ کے بعد صلیبی فتنہ سے نجات پا کر ہندوستان کی طرف ہجرت کی - اور یہودیوں کی دوسری قوموں کو جو بابل کے تفرقہ کے زمانہ سے ہندوستان اور کشمیر اور تبت میں آئے ہوئے تہے - خدا تعالےٰ کا پیغام پہنچا کر آخر کار خاک کشمیر جنت نظیر میں انتقال فرمایا - اور سرینگر - خان یار کے محلہ میں باعزاز تمام دفن کیئے گئے - آپ کی قبر بہت مشہور ہے یزار و یتبرک بہ - ایسا ہی خدا تعالےٰ نے ہمارے سید و مولیٰ نبی آخر الزمان کو جو سید المتقین تہے

انواع اقسام کی تائیدات سے مظفر اور منصور کیا۔ گو اوایل میں حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ کی طرح داغ ہجرت آپ کے بھی نصیب ہوا۔ مگر وہی ہجرت فتح اور نصرت کی مبادی اپنے اندر رکھتی تھی۔

سو اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالےٰ کی نظر میں متقی اور پرہیز گار ہوتا ہے آسمان سے اُسکے لئے مدد نازل ہوتی ہے۔ اور اسطرح آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سید و مولانبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کمزوری کی حالت میں مکّہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ اور اُن دنوں میں ابو جہل وغیرہ کفار کا کیا عروج تھا۔ اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے۔ تو پھر کیا چیز تھی جسنے انجام کار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی۔ سو بھائیو! اُسپر قدم مارو!! اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لوگے کہ خدا تعالےٰ تمہاری مدد کریگا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا۔ اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے سو اُس سے ڈرو۔ اور ہر ایک بات سمجھکر کہو۔ تم اُسکی جماعت ہو۔ جن کو اُسنے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چُنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اُسکے لب جھوٹھ سے۔ اور اُس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا۔ وہ اس جماعت سے کاٹا جائیگا۔

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو۔ اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو۔ مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤگے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور اپنی ذُرّیت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو۔ حالانکہ تمہارے دل میں اُس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اُسکی راہ میں فدا ہو جاؤ۔ اور اُسکے لئے محو ہو جاؤ۔ اور ہمہ تن اُسکے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھلو۔ کرامت کیا چیز ہے؟ اور خوارق کب ظہور میں آتے ہیں؟ سو سمجھو اور یاد رکھو کہ دلوں کی تبدیلی آسمان کی تبدیلی کو چاہتی ہے۔ وہ آگ جو اخلاص کے ساتھ بھڑکتی ہے وہ عالم بالا کو نشان کی صورت پر دکھلاتی ہے

تمام مومن اگرچہ عام طور پر ہر ایک بات میں شریک ہیں یہاں تک کہ ہر ایک کو معمولی حالت کی خوابیں بھی آتی ہیں۔ اور بعض کو الہام بھی ہوتے ہیں۔ لیکن وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے۔ جو اُن بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کیجاتی ہے جو حضرت احدیت میں جاں نثاری کا مرتبہ رکھتے ہیں جبکہ وہ دنیا میں ذلیل کیئے جاتے اور اُن کو بُرا کہا جاتا اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور فریبی اُنکا نام رکھا جاتا ہے۔ اور اُن کے تباہ کرنے کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے اور اپنے آپکو تھامے رہتے ہیں۔ پھر خدا تعالےٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ اُن کی تائید میں کوئی نشان دکھاوے۔ تب یکدفعہ اُن کا دل دُکھتا اور اُنکا سینہ مجروح ہوتا ہے۔ تب وہ خدا تعالےٰ کے آستانہ پر تضرّعات کے ساتھ گرتے ہیں۔ اور اُن کی دردمندانہ دُعاؤں کا آسمان پر ایک صعبناک شور پڑتا ہے۔ اور جسطرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہ جمع ہو کر ایک تہ بتہ بادل پیدا ہو کر یکدفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرّعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اُٹھاتے ہیں۔ اور آخر وہ ایک نشان کی صورت میں زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ غرض جب کسی مرد صادق ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیرِ آن گنج کرم بنہادہ است

مجھے افسوس سے اسجگہ یہ بھی لکھنا پڑا ہے کہ ہمارے مخالف ناانصافی اور دروغگوئی اور کجروی سے باز نہیں آتے وہ خدا کی باتوں کی بڑی جرات سے تکذیب کرتے اور خدائے جلیل کے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ مجھے امید تھی کہ میرے اشتہار ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کے بعد جو بمقابلہ شیخ محمد حسین بٹالوی۔ اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کے لکھا گیا تھا۔ یہ لوگ خاموش رہتے۔ کیونکہ اشتہار میں صاف طور پر یہ لفظ تھے کہ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء تک اس بات کی میعاد مقرر ہو گئی ہے کہ جو شخص کاذب ہوگا خدا اُس کو ذلیل اور رسوا کریگا۔ اور یہ ایک کھلا کھلا معیار صادق و کاذب تھا۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنے الہام کے ذریعے سے قایم کیا تھا۔ اور چاہیئے تھا کہ یہ لوگ اس اشتہار کے شایع ہونے کے بعد چپ ہو جاتے اور ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء تک خدا تعالےٰ کے فیصلہ کا انتظار کرتے لیکن افسوس کہ اُنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ زٹلی مذکور نے اپنے اشتہار ۳۰ر نومبر ۱۸۹۸ء میں وہی گند پھر بھر دیا جو ہمیشہ اُسکا خاصہ ہے۔ اور سراسر جھوٹھ سے کام لیا۔ وہ اس اشتہار میں لکھتا ہے کہ کوئی پیشگوئی اس شخص یعنے اس عاجز کی پوری نہیں ہوئی۔ ہم اسکے جواب میں بجز اسکے کیا کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ آتھم کے متعلق پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ ہم اسکے جواب میں بھی بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اصل تو یہ ہے کہ جب انسان کا دل بخل اور عناد سے سیاہ ہو جاتا ہے تو وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ اور سُنتے ہوئے نہیں سنتا۔ اُسکے دل پر خدا کی مُہر لگجاتی ہے۔ اُس کے کانوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ یہ بات ابتک کس پر پوشیدہ ہے کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی شرطی تھی۔ اور خدا کے الہام نے ظاہر کیا تھا کہ وہ رجوع الی الحق کی حالت میں مرنے سے بچ جائیگا۔ اور پھر آتھم نے اپنے افعال سے اپنے اقوال سے۔ اپنی سراسیمگی سے۔ اپنے خوف سے۔ اپنے قسم نہ کھانے سے۔ اپنے نالش نہ کرنے سے ثابت کر دیا کہ ایام پیشگوئی میں اُسکا دل عیسائی مذہب پر قایم نرہا۔ اور اسلام کی عظمت اُسکے دل میں بیٹھ گئی۔ اور یہ کچھ بعید نہ تھا۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کی اولاد تھا۔ اور اسلام سے بعض اغراض کی وجہ سے مرتد ہوا تھا۔ اسلامی چاشنی رکھتا تھا۔ اسیوجہ سے اُس کو پوری طور پر عیسائیوں کے عقیدہ سے اتفاق بھی نہیں تھا۔ اور میری نسبت وہ ابتدا سے نیک ظن رکھتا تھا۔ لہذا اُس کا اسلامی پیشگوئی سے ڈرنا قرین قیاس تھا۔ پھر جبکہ اُسنے قسم کھا کر اپنی عیسائیت ثابت نہ کی اور نہ نالش کی۔ اور چور کیطرح ڈرتا رہا۔ اور عیسائیوں کی سخت تحریک سے بھی وہ اِن کاموں کے لئے آمادہ نہوا تو کیا اُسکی یہ حرکات ایسی نہ تھیں کہ اس سے یہ نتیجہ نکلے کہ وہ اسلامی پیشگوئی کی عظمت سے ضرور ڈرتا رہا۔ غافل زندگی کے لوگ تو نجومیوں کی پیشگوئیوں سے بھی ڈر جاتے ہیں۔ چہ جائیکہ ایسی پیشگوئی جو بڑے شدّ ومد سے کی گئی تھی جسکے سننے سے اُسیوقت اُسکا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ جس کے ساتھ درصورت نہ پورے ہونے کے میں نے اپنے سزایاب ہونے کا وعدہ کیا تھا۔ پس اسکا رعب ایسے دلوں پر

جو دینی سچائی سے بے بہرہ ہیں۔ کیونکر نہ ہوتا۔ پھر جبکہ یہہ بات صرف قیاسی نہ رہی بلکہ خود آتھم نے اپنے خوف اور سراسیمگی اور دہشت زدہ ہونے کی حالت سے جس کو صدہا لوگوں نے دیکھا۔ اپنی اندرونی بیقراری اور اعتقادی حالت کے تغیر کو ظاہر کر دیا۔ اور پھر بعد میعاد قسم نہ کہانے اور نالش نکرنے سے اوس تغیر کی حالت کو اور بھی یقین تک پہنچایا۔ اور پھر الہام الٰہی کے موافق ہمارے آخری اشتہار سے چھ ماہ کے اندر مر بھی گیا۔ تو کیا یہہ تمام واقعات ایک منصف اور خدا ترس کے دل کو اس یقین سے نہیں بہر دیتے کہ وہ پیشگوئی کی میعاد کے اندر الہامی شرط سے فائدہ اُٹھا کر زندہ رہا۔ اور پھر الہام الٰہی کی خبر کے موافق اخفائے شہادت کی وجہہ سے مرگیا۔ اب دیکھو تلاش کرو کہ آتھم کہاں ہے؟ کیا وہ زندہ ہے؟ کیا یہہ سچ نہیں کہ وہ کئی برس سے مرچکا۔ مگر جس شخص کے ساتھ اُسنے ڈاکٹر کلارک کی کوٹھی پر بمقام امرتسر مقابلہ کیا تھا۔ وہ تو ابتک زندہ موجود ہے جو اب یہہ مضمون لکھ رہا ہے۔

اے حیا و شرم سے دُور رہنے والو! ذرا اس بات کو تو سوچو کہ وہ شہادت کے اخفا کے بعد کیوں جلد مرگیا ہے؟ میں نے تو اُسکی زندگی میں یہہ بھی لکھدیا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو میں پہلے مرونگا۔ ورنہ میں آتھم کی موت کو دیکھونگا۔ سو اگر شرم ہے تو آتھم کو ڈھونڈھ کر لاؤ کہ کہاں ہے۔ وہ میری عمر کے قریب قریب تھا۔ اور عرصہ تیس برس سے مجھسے واقفیت رکھتا تھا۔ اگر خدا چاہتا تو وہ ۳۰ برس تک اور زندہ رہ سکتا تھا۔ پس یہہ کیا باعث ہوا کہ وہ اُنہیں دنوں میں جبکہ اُسنے عیسائیوں کی دلجوئی کے لئے الہامی پیشگوئی کی سچائی اور اپنے دلی رجوع کو چھپایا۔ خدا کے الہام کے موافق فوت ہو گیا۔ خدا اُن دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پاکر پھر اُسکا انکار کرتی ہیں۔ اور چونکہ یہہ انکار جو اکثر عیسائیوں اور بعض شریر مسلمانوں نے کیا۔ خدا تعالےٰ کی نظر میں ظلم صریح تھا۔ اس لئے اُسنے ایک دوسری عظیم الشان پیشگوئی کے پورا کرنے سے یعنی پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی سے منکروں کو ذلیل اور رسوا کر دیا۔ یہہ پیشگوئی اس مرتبہ پر فوق العادت تھی۔ کہ اسمیں قبل از وقت یعنے پانچ برس پہلے بتلایا گیا تھا کہ لیکھرام کس دن اور کس قسم کی موت سے مرےگا۔ لیکن افسوس کہ بخیل لوگوں نے جن کو مرنا یاد نہیں۔ اس پیشگوئی کو بھی قبول نکیا۔ اور خدا نے بہت سے نشان ظاہر کیئے۔ یہہ سب سے انکار کرتے ہیں۔ اب یہہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء آخری فیصلہ ہے۔

چاہیئے کہ ہر ایک طالب صادق صبر سے انتظار کرے۔ خدا جھوٹوں۔ کذابوں۔ دجالوں کی مدد نہیں کرتا قرآن شریف میں صاف لکہا ہے کہ خدا تعالےٰ کا یہہ عہد ہے کہ وہ مومنوں اور رسولوں کو غالب کرتا ہے۔ اب یہہ معاملہ آسمان پر ہے۔ زمین پر چلانے سے کچھہ نہیں ہوتا۔ دونوں فریق اُسکے سامنے ہیں۔ اور عنقریب ظاہر ہوگا کہ اُس کی مدد اور نصرت کس طرف آتی ہے؟

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ۔ (۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء)

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد

از قادیان

شراب خوری

داناؤں نے ہر ایک زمانہ میں مانا اور ظاہر کیا ہے کہ کل مسکرات آدمی کی اندرونی بیرونی حالت اور طاقت کے لیئے ایسی مضر ہیں کہ اُن کے برابر ضرر دینے والی اور چیز نہیں ہے۔

مسکرات میں سے خصوصاً شراب نہایت ہی نقصان دینے والی ہے صحت کو لگاڑتی ہے۔ روپیہ کو بیجا اور بے محل صرف کراتی ہے۔ ہزارہا قسم کی برائیوں کا مرتکب کرکے آخر کار مفلس۔ نادار اور بےعزت وحقیر بنا دیتی ہے اور کسی کام کا نہیں چھوڑتی۔ دانایان مغرب بھی باوجودیکہ اُن کے ممالک میں اسنے زیادہ رواج پایا ہوا ہے۔ اسکی مضرت اور بدی کے قائل ہیں۔ چیف جسٹس کا قول ہے "مسکرات میں شراب سارے گناہوں کی سردار ہے" ایک اور صاحب فرماتے ہیں "شراب سب گناہوں کی جڑھ ہے"

مذہب جس نے بنی آدم کو سیدھا کرنے میں کامیابی اور قدرتی اسباب سے بڑھ کر زور دکھایا ہے۔ ہر ایک ملک اور ہر ایک طبقہ اور گروہ میں ظہور پکڑ کر اس ناپاک چیز کی ناپاکی اور مضرت بیان کرتا ہے۔

حضرات انبیاء نے کھولکر اسکے نقصانوں اور بُرائیوں کا اظہار فرمایا ہے۔ یہانتک کہ اسکے لئے اُم الخبائث کا قبیح لقب تجویز فرما دیا۔ وقت کے حکماء اور اطبا نے بھی بنی نوع کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے اس نابکار کا مضر صحت ہونا دلایل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ اور اس مضمون پر مستقل تصنیفیں لکھی ہیں۔

ادنےٰ ثبوت اس کی بُرائی کا یہہ ہے کہ کسی شخص کے کیرکٹر میں اگر شراب خوری کے عیب کا اشارہ بھی ہوجاتا ہے تو اسکا وقر اور اعتبار ہیچ بوچ نہیں رہتا۔ اپنے بیگانے ہو جاتے ہیں۔ اور قریب بعید بنجاتے ہیں۔ والدین اور اولاد سے زیادہ ہمدرد۔ زیادہ غمخوار۔ اور زیادہ خیر اندیش کوئی اور نہیں ہوتا۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی کی نسبت شراب خوری کی جھوٹی یا سچی شہرت ہوجاتی ہے تو اُسکے والدین اُس سے بیزار ہوجاتے ہیں۔ جابجا شکایت کرنے لگجاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا لڑکا نالائق نکلا۔ دین دنیا کا نہیں رہا۔ اُسکی اولاد پکار پکار کر کہنے لگجاتی ہے کہ ہمارا باپ مال و دولت کلالوں کو دے رہا ہے وہ ہمارے لئے کچھہ نہیں چھوڑیگا۔ او دیکھو کہ اُسنے ہماری جدّی جائداد شراب خوری میں کہودی ہے۔

ملازمت پیشہ گروہ میں اگر کوئی شرابخور ہوتا ہے۔ تو جس صیغہ یا محکمہ میں اُسکا تعلق ہوتا ہے۔ اُسکے افسروں کی نظروں میں حقیر۔ ذلیل۔ اور بے اعتبار۔ ماتحتوں میں بے رعب اور خوار ہوجاتا ہے۔

خصوصاً جن لوگوں کا تعلق دیہی ملازمت سے ہے چونکہ زمینداروں کی کھلی اور آزاد زندگی میں اُن کا دخل ہوتا ہے۔ وقت بے وقت اُن کی آبادیوں میں آنا جانا رہتا ہے زمیندار اُس کی جھوٹی یا سچی شہرت کے سبب اُس سے اپنی عزت و آبرو کی نگاہ رکھنے میں غیر معمولی اور احتیاط عمل میں لانے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ اور اس سبب سے اُن غریبوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

اگرچہ شراب خوری کی مضرت انسانی قوتوں پر ہر ایک فرد بشر کی ذات کے لئے۔ اُس کی صحت کے لئے۔ اور قوت دماغیہ کے لئے۔ تو سب میں یکساں ہے۔ لیکن ملازمان دیہی۔ اور اُن کے افسروں یعنے پٹواریوں اور قانونگویوں میں اگر کسی کو یہہ عادت ہو جاوے تو اُس پر دوہرا اثر

پیدا ہوتا ہے۔ ایک تو خاص کسٹرانجہ کی صحت اور عزت کی کمی یا بعض موقع پر بالکل زوال - دوم غریب زمیندار کو غیر معمولی اور ناواجب تکلیف اول تو غریب لوگ شکایت ہی بہت کم کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ بات تو لنے بات نکلتی ہے۔ اور بات سے ہی بات شہرت پاتی ہے۔ پٹواریوں اور قانون گویوں کو ہمیشہ اپنا رویہ اور طریق اور چال چلن سیدھا رکھنا خود اُن کے لئے بھی بہ نسبت اور عہدہ داروں کے زیادہ ضروری ہے۔ وہ دن رات خدا کی غریب مخلوق۔ اور قیصرہ ہند کی بے بس کسان رعیت میں رہتی ہیں۔ اگر عزت انسانی اور حیا و شرم کے سبب سے بیچارو نکو غیر معمولی تکلیف ہو تو مارے خوف کے اُف نہیں کر سکتے دم بخود ہو کر تکلیف اُٹھائے جاتے ہیں کہ مبادا اُسم پر وہ افسر نا راض ہوں اور اس سے زیادہ مضرت پہنچا دیویں۔

(دیہٹوار گزٹ فیروزپور)

نرمی اور ملاطفت

نرمی اور ملاطفت خواص انسانی میں ایک قابل تعریف اور لائق عمل وصف ہے۔

نرمی کرنے والا اور ملاطفت سے پیش آنے والا شخص سمجھداروں اور بے سمجھوں سب قسم کے آدمیوں میں عزت پاتا ہے۔ اوروں کے دل خوش کرتا ہے۔ آپ کامیاب اور معزز رہتا ہے۔ طبقات انسانی میں ہر طبقہ کے داناؤں نے ہر ملک ہر قوم وملت میں لطیف سے لطیف مثالوں میں نرمی اور ملاطفت سے برتاؤ کرنے کی بیش قیمت نصیحتیں ابنائے جنس کے لئے مہیا کی ہیں۔ جلدوں کی جلدیں دفتروں کے دفتر چھوڑ گئے ہیں۔ اور دن رات کی چلتی ہوئی واقعات ہر وقت اُن کے ثبوت کی نئی سے نئی دلیلیں پیدا کر رہے ہیں۔ آنکھیں ہوں تو دیکھیں۔

قدرت نے دنیا کے قیام کا خوشنما زنجیر مضبوط اور نہ ٹوٹنے والی کڑیوں سے تیار کیا ہے۔ جن کے جوڑوں پر نرمی کے مستحکم پیوند ہیں۔ ہر ایک کڑی تیز آگ کا سخت تاؤ سہکر اپنے پیوند کی جگہہ نرم کر لے تو جوڑ میل کے لائق بنکر زنجیر کی اور کڑیوں میں سے ایک کڑی بنتی ہے۔ نہ صرف وہ خود کڑیوں کی لڑی میں شمار ہوتی ہے۔ بلکہ اُس کی زنجیر بننے کو بھی پورا کرتی ہے۔

آدم کی اولاد مثال میں اُس زنجیر کی کڑیاں ہے ہر ایک کڑی تاؤ کی سختی سہکر نرم ہو کر زنجیر میں شامل ہوتی ہے۔

پس جسمیں نرمی نہیں وہ انسانی سلسلہ میں آنے کے لایق نہیں۔ اسی ناقابلیت پر بس نہیں۔ وہ طبعی اور قدرتی سخت گیر قانون کی خلاف ورزی کا بھی مرتکب ہے۔ اُسنے قدرت کی زنجیر کے پورا ہونے میں مزاحمت کی۔ اسلئے قدرت کا زبردست حاکم اُسپر اپنا اختیار نافذ کر کے خود نرم کرتا ہے۔ لیکن تھوڑی سی ندامت کا نہ مٹنے والا داغ اُسکے وجود سے وہ بھی نہیں مٹا سکتا۔

لکھے پڑھے آدمیوں میں علی العموم بہ نسبت اَن پڑھوں کے نرمی اضافتہً زیادہ ہوتی ہے۔ بہ نسبت اَن پڑھ لوگوں کے پڑھے لکھے لوگوں پر اعلیٰ خواص انسانی کا برتاؤ الضافاً بھی زیادہ لازم ہے خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ زیادہ وقت اُن کا اَن پڑھوں میں گذرے۔ اور زندگی کاٹنے کے دہندوں میں اُنہیں سے پالا پڑتا ہو۔

معاملات میں اَن پڑھ آدمی کو باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ مگر وہ باتوں کی سختی نرمی میں تمیز نہیں کر سکتا اُن کے سخت اور نرم اثر کو وزن کرنا نہیں جانتا۔ اسلئے اُن کا انداز سنبھالنے سے قاصر ہے۔ اگر پڑھا لکھا آدمی بھی ویسا ہی ہو جاوے تو پھر کیا؟ وہی بات بنجاتی ہے کہ ؎

اگر از ہر دو جانب جاہلاں اند
اگر زنجیر باشد بگسلانند

پس لکھے پڑھے لوگوں کو ایسی حالتیں زیادہ بُرد بار زیادہ متحمل اور زیادہ نرم ہونا چاہیئے۔

(پٹوار گزٹ فیروزپور)

اسلامی دُنیا

قسطنطنیہ کے سلطانی مکتب طبیہ کی اصلاح اور ترقی کی تدبیر بتانے کے لئے پچھلے دنوں جرمنی کا جو ایک مشہور پروفیسر بلایا گیا تھا۔ اُسنے مفصل رپورٹ بارگاہ سلطانی میں پیش کر دی ہے۔ اگر ان تدابیر پر عمل کیا گیا تو قسطنطنیہ کا میڈیکل کالج دنیا کے کسی طبی کالج سے کم نہیں رہجائیگا۔

قسطنطنیہ کے مذہبی مدارس کے طلبا حسب معمول شعبان رمضان اور شوال کے مہینوں میں مفصلات میں وعظ و نصیحت کرنے کے لئے سلطان المعظم کی جیب خاص کے صرف سے مختلف صوبجات کو روانہ ہو گئے ہیں۔

بغداد کے راستہ کی خانہ بدوش عربوں کی یورشوں سے مزید حفاظت کے لئے وادی فرات میں متعدد جدید فوجی چوکیاں قایم کئے جانے کا حکم صادر ہوا ہے۔

ایشیائے کوچک کے قصبہ بارطین میں نومبر کے تیسرے ہفتہ میں تین جوامع اور مدارس۔ چار تجارتی گوداموں۔ چھ سرائیں۔ بارہ ہوٹلیں۔ تیس حمام خانے اور قہوہ خانے اور ۳۳۰ دکانیں جل گئیں۔ اسی ہفتے ایشیائے کوچک کے قصبہ بالیکسر میں جو پچھلے برس متواتر زلزلوں سے تقریباً منہدم ہو گیا تھا۔ باقیماندہ مکان آگ سے جل گئے۔ ۱۶۰ مکان اور ۱۰۰ دکانیں خاکستر ہوئیں جس سے تخمیناً ۵ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ آگ پہلے ایک عیسائی کی دوکان سے شروع ہوئی۔ مسلمانوں کے صرف دس مکان تھے۔ باقی عیسائیوں کے تھے۔ دیگر کئی شہروں میں بھی آتشزدگی سے بہت نقصان ہوا ہے۔

ٹائمز بیروت میونسپلٹی کے متعلق یہہ مضحکہ خیز خبر شایع کرتا ہے کہ اُسنے سال آئندہ (۱۹۰۰ء) کی بھی تمام آمدنی اور مواجب قیصر کے استقبال کی تیاریوں میں صرف کر دیئے چنانچہ اب اُسے اخراجات متداولہ کے لئے اُس سے اگلے سال یعنی سنہ ۱۹۰۱ء کے ٹیکس باشندوں سے وصول کرنے پڑینگے مگر یہہ نہیں بتایا کہ چونگی کا محصول جس کی آمدنی عموماً دیگر سب محاصل سے زیادہ ہوتی ہے کسطرح پہلے سے وصول کر لیا گیا ہے؟ اگر ٹائمز یہہ عقدہ کشائی کر دیتا تو ہندوستان کے اکثر ممتاز ترین شہروں کی میونسپلٹیاں اُس کی نہایت شکور ہوتیں۔ ٹائمز کے اس قابل شرم استہزاء کے مقابلہ پر ناظرین یہہ سنکر غالباً متعجب اور مسرور ہوں گے کہ اسی شہر میں جس کی میونسپلٹی کو ایسا بے بضاعت بتایا گیا ہے عنقریب ایک صنعتی مدرسہ بڑی پیمانے پر قائم کیا جانے والا ہے۔ ویسا مدرسہ نہیں جیسا کہ لاہور میں آرٹس سکول کے نام سے مشہور ہے بلکہ ایسا مدرسہ جس میں صنعت و حرفت کی تمام مشہور اور ضروری اقسام کی کامل العیار تعلیم دیجاوے گی۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ اس مدرسہ کے خرچ کا بہت سا حصہ بھی میونسپلٹی دیگی۔

عبداللہ تعایشی کی نسبت عام افواہ یہی ہے کہ وہ